تصویری کہانی سلسلہ
رحم دل لڑکا اور جادوئی ہیرا
مظہر جاوید بخاری

تحریر: معظم جاوید بخاری

رحم دل لڑکا اور جادوئی ہیرا

ایک گاؤں میں ایک لڑکا جمال اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کا باپ وفات پا چکا تھا۔ بوڑھی ماں نے مشکل وقت کیلئے تھوڑے بہت پیسے بچا رکھے تھے۔ دونوں ماں بیٹا لوگوں کے ہاں مزدوری کیا کرتے اور یوں ان کا گزر بسر ہوتا رہتا۔ ایک دن بوڑھی ماں بیمار پڑ گئی اور آمدنی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ جب گھر میں سب کچھ ختم ہو گیا تو بوڑھی ماں نے جمال کو چند سکے دیئے اور کہا کہ وہ بازار سے کھانے پینے کا سامان لے آئے۔ جمال ماں کی ہدایت پر پیسے لیکر گھر سے بازار روانہ ہو گیا۔ جب وہ بازار میں پہنچا تو اس نے عجیب منظر دیکھا کہ کچھ شرارتی لڑکے ایک کتے کو باندھ کر بری طرح پیٹ رہے تھے۔ کتا تکلیف کے مارے کراہ رہا تھا مگر لڑکوں کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔ جمال نے لڑکوں کے پاس جا کر انہیں منع کیا تو وہ الٹا اس کے گلے پڑ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ کتا جھپٹ کر ان کا سارا گوشت کھا گیا ہے جو وہ بازار سے لیکر گھر جا رہے تھے۔ جمال نے انہیں سمجھایا کہ ایسا کرنے
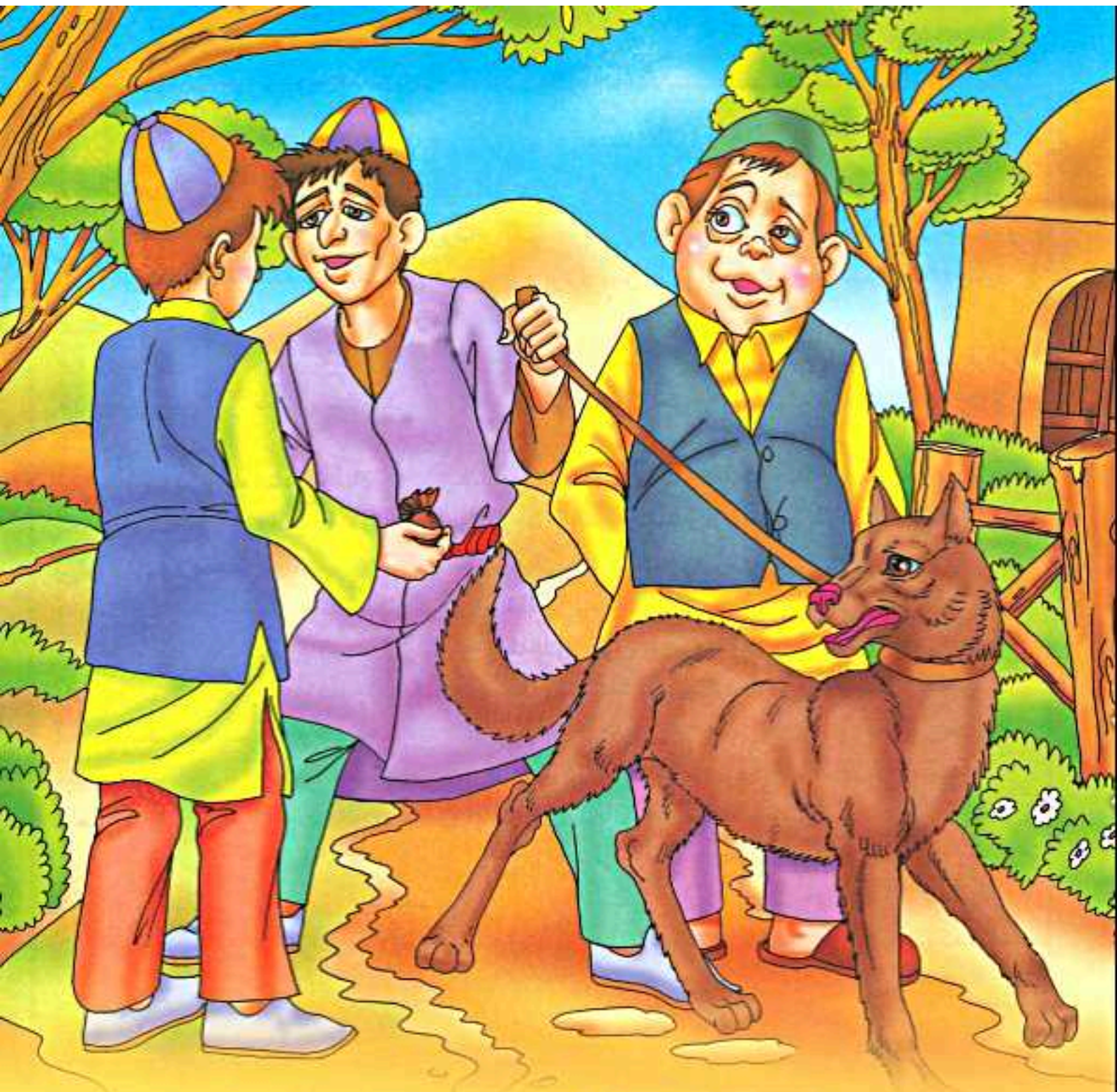
سے ان کا گوشت تو واپس نہیں آجائے گا مگر وہ لڑکے کسی صورت بھی کتے کی جان چھوڑنے پر تیار نہیں تھے۔ جمال نے اپنے سکوں کی تھیلی ان کی طرف بڑھائی اور کہا کہ وہ ان پیسوں سے اپنا نقصان پورا کرلیں۔ لڑکوں نے تھیلی دیکھی تو فوراً کتے کو چھوڑ دیا اور تھیلی لیکر رفو چکر ہو گئے۔ کتا تشکرانہ نگاہوں سے جمال کو دیکھنے لگا۔ اس نے کتے کو ساتھ لیا اور واپس گھر چلا آیا۔ جمال نے ماں کو سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ بوڑھی ماں نے کہا کہ اس نے ایک بے زبان کی مدد کر کے اچھا کام کیا ہے۔ دونوں ماں بیٹوں نے اس رات روٹی کے کچھ بچے کھچے ٹکڑے بھگو کر خود بھی

کھائے اور کتے کو بھی کھلائے۔ اگلے دن ماں نے تین سکے جمال کے ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ وہ بازار سے چند روٹیاں اور کتے کیلئے گوشت کے پارچے لے آئے۔ جمال بازار کی جانب چل پڑا۔ جب وہ بازار پہنچا تو وہاں پھر ویسا ہی منظر دیکھنے کو ملا۔ وہی شرارتی لڑکے ایک بلی کو دم سے باندھے، ستا رہے تھے۔ بلی پریشانی کے عالم میں چیخ و پکار کر رہی تھی مگر لڑکوں کو اس کی تکلیف پر مزہ آ رہا تھا۔ جمال سے نہ رہا گیا اور وہ ان لڑکوں کے پاس چلا آیا۔ اس نے انہیں بلی کو آزاد کرنے کی درخواست کی۔ لڑکوں نے جمال کی صورت دیکھی تو مصنوعی غصے سے بولے۔ اس بلی نے ہمارا سارا دودھ پی لیا ہے اسے ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ جمال نے انہیں سمجھایا کہ دودھ اب واپس نہیں آ سکتا، تم بلی کو مت ستاؤ۔ ایک لڑکا تیوری چڑھا کر بولا کہ اگر تمہیں بلی سے اتنی ہی ہمدردی ہے تو تم ہمارے دودھ کے پیسے دیدو اور بلی کو اپنے گھر لے جاؤ۔ جمال نے سکوں کی طرف دیکھا اور سوچا کہ اگر وہ آج بھی کھانے کیلئے کچھ بھی نہ

لے گیا تو ماں بے حد غصہ ہوگی۔ بلی حسرت بھری نگاہوں سے جمال کو دیکھ رہی تھی۔ جمال کا دل پسیج گیا اور اس نے تینوں سکے ان شرارتی لڑکوں کو دیکر بلی لے لی۔ وہ بلی لئے جب گھر پہنچا تو ماں نے پوچھا کہ کھانا لے آئے ہو تو جمال نے سب واقعہ سنا دیا۔ ماں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ کوئی بات نہیں بے زبان جانور کی مدد کرنا ہماری بھوک سے زیادہ بہتر ہے۔ اس رات بھی ماں نے روٹی کے چند بوسیدہ ٹکڑے ڈھونڈ کر انہیں پانی میں بھگویا اور انہی سے پیٹ بھر لیا۔ تیسرے دن بوڑھی ماں نے تین سکے جمال کو دیئے اور کہا کہ یہ آخری جمع پونجی ہے، بازار جاؤ اور چند روٹیاں، کتے کیلئے پارچے اور بلی کیلئے تھوڑا سا دودھ لے آؤ۔ جمال بازار کی طرف چل پڑا۔ وہاں وہ تینوں لڑکے موجود تھے جو جمال کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ جمال کی صورت دیکھتے ہی انہوں نے جیب میں سے ایک چوہا نکالا اور اسے جوتیوں سے پیٹنے لگے۔ چوہا جان بچانے کیلئے ادھر ادھر بھاگنے لگا مگر اسے کوئی راہ نہیں مل

پائی۔ جمال کو یہ منظر دیکھ کر بڑا ترس آیا اور وہ ایک بار پھر ان لڑکوں کے ہاتھ لٹ گیا۔ لڑکوں نے سکوں کے عوض چوہا اس کے حوالے کیا اور چلتے بنے۔ وہ ڈرتا ڈرتا گھر واپس لوٹا اور سب کچھ سچ سچ ماں کو بتا دیا۔ ماں نے کہا کہ یہ آخری پیسے تھے، اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کوئی بات نہیں بے زبان مخلوق کی مدد کرنا پیٹ کی آگ بجھانے سے بہتر عمل ہے۔ اس رات وہ سب بھوکے ہی سو گئے۔ اگلے دن جمال نے سوچا کہ گھر میں کچھ کھانے کیلئے نہیں، اگر وہ دریا سے مچھلی پکڑ کر بازار میں بیچ دے تو کھانے کیلئے پیسے مل سکتے ہیں۔ وہ صبح سویرے دریا کی طرف نکل پڑا۔ وہ بھوکا ہی سارا دن کوشش کرتا رہا مگر کوئی مچھلی ہاتھ نہیں لگی۔ جب شام ہوئی تو ایک کمزور سی مچھلی اس کی گرفت میں آئی۔ اس نے مچھلی کو دیکھا تو بڑا مایوس ہوا کیونکہ کوئی بھی یہ مچھلی خریدنے پر تیار نہیں ہوتا۔ وہ مچھلی لیکر گھر چلا آیا۔ بوڑھی ماں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اس مچھلی کے ٹکڑے کاٹ کر جانوروں کو ڈال دے تاکہ ان کا پیٹ تو بھر جائے۔
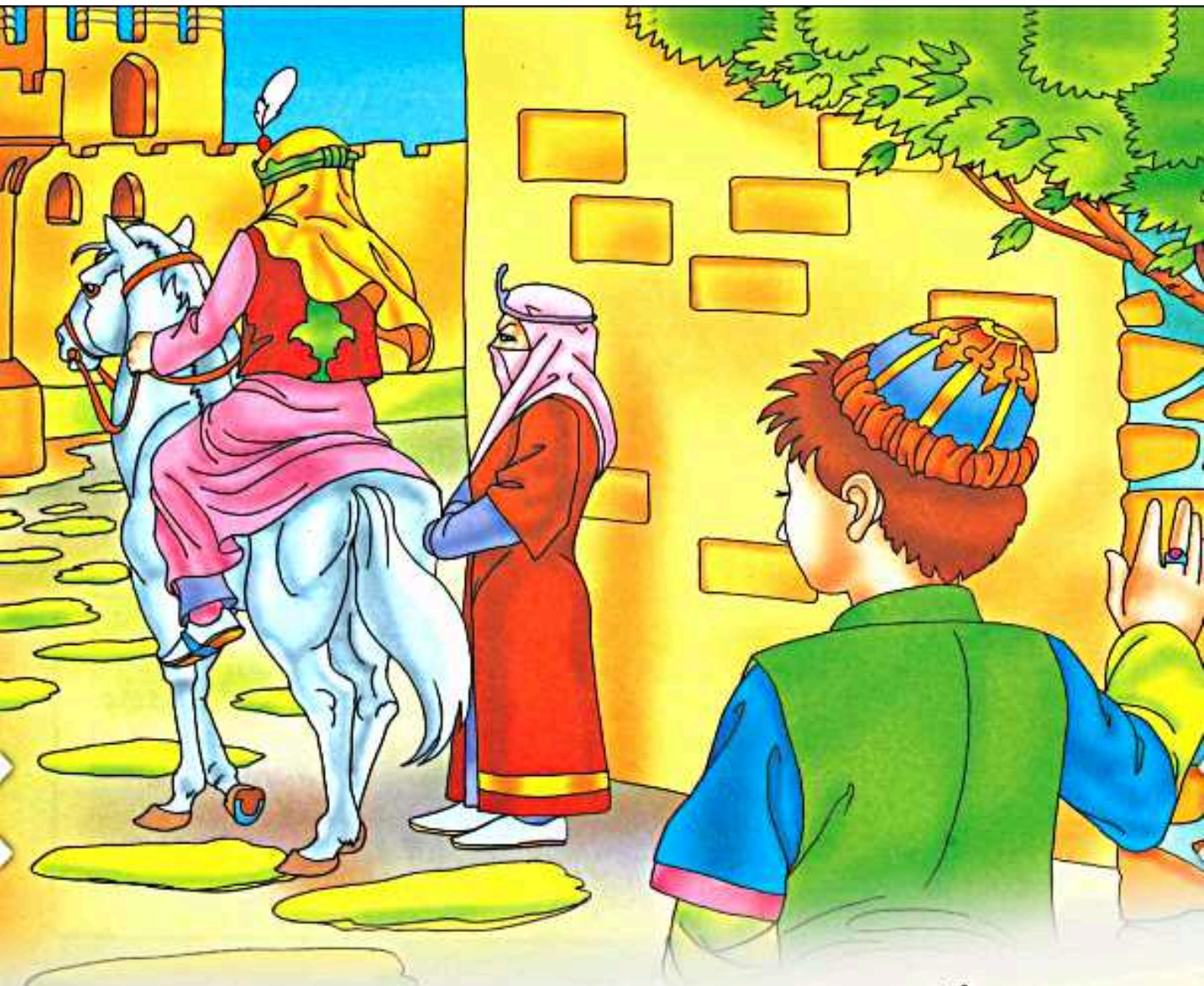
جمال نے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس میں سے ایک چمکتا ہوا ہیرا برآمد ہوا۔ جمال نے ہیرے کو جیب میں ڈال لیا اور مچھلی کے ٹکڑے کتے اور بلی کے سامنے ڈال دیئے جو جلدی سے ان پر ٹوٹ پڑے۔ اچانک جمال کو سرگوشی سنائی دی۔ جمال نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا مگر سرگوشی کرنے والا دکھائی نہیں دیا۔ اس نے اسے اپنا وہم قرار دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر سرگوشی سنائی دی تو جمال چونک پڑا۔ کوئی بول رہا تھا۔ جمال نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ تم کون ہو اور مجھے دکھائی کیوں نہیں دے رہے؟ آواز دوبارہ آئی کہ میں جادوئی ہیرا ہوں اور تمہاری جیب میں پڑا ہوں۔ جمال نے جلدی سے جیب میں سے ہیرا باہر نکالا اور اسے گھورنے لگا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ جمال نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ جادو کا ہیرا ہے اور وہ اس کی کسی بھی خواہش کو پورا کر سکتا ہے۔ جمال کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا اور اس نے جادوئی ہیرے سے کھانا طلب کر لیا۔ اگلے ہی لمحے جمال کے سامنے لذیذ اور گرم

کھانوں کا ایک دسترخوان سج گیا۔ یہ دیکھ کر جمال بڑا خوش ہوا۔ اس نے اپنی ماں کو سارا واقعہ بتایا تو ماں نے کہا کہ یہ تمہاری نیکی کا بدلہ ہے۔ ماں بیٹے اور جانوروں نے مل کر لذیذ کھانوں سے خوب پیٹ بھرا۔ اب جمال کو کھانے پینے کی فکر باقی نہیں رہی تھی اور وہ جادوئی ہیرے کی مدد سے عمدہ عمدہ کھانے کھاتا تھا۔ ایک دن جمال اپنے دوست جانوروں کے ہمراہ بازار میں جارہا تھا کہ اس نے شاہی سواری پر شہزادی کو دیکھا جو بڑی خوبصورت تھی اور قیمتی لباس میں ملبوس تھی۔ شہزادی کو دیکھ کر جمال کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ اس کی بیوی بنے۔ اس نے گھر آ کر اپنی ماں سے خواہش کا اظہار کیا تو اس کی ماں سٹپٹا گئی۔ اس نے جمال کو بڑا سمجھایا مگر وہ شہزادی سے شادی کرنے کی ضد پر اڑا رہا۔ ماں نے مجبور ہو کر قصر شاہی کی راہ لی اور بادشاہ سے شہزادی کا رشتہ مانگا۔ بادشاہ نے حقارت سے ماں کو دھتکارا اور کہا کہ میری بیٹی کی صرف اسی شخص سے شادی ہوسکتی ہے جس کے پاس تیس تھال قیمتی جواہرات ہوں۔ ماں یہ سن کر مایوس ہوگئی اور گھر آ کر جمال کو آگاہ کیا۔ جمال نے کہا کہ ماں فکر مت کرو، یہ بندوبست ہوجائے گا۔ اگلے ہی دن جمال نے جادوئی ہیرے سے تیس تھال جواہرات کی فرمائش کر دی، جو فوراً پوری ہوگئی۔ جمال نے اپنی ماں کو دوبارہ بادشاہ کے پاس بھیجا۔ بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ جواہرات کا بندوبست

ہو چکا ہے تو وہ بڑا حیران ہوا۔ اس نے پینترا بدلا اور کہا کہ یہ تو پہلی شرط تھی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کے پاس ایک عالیشان محل بھی ہونا چاہئے۔ ماں نے واپس آ کر جمال کو بتایا اور جمال نے جادوئی ہیرے کی مدد سے ایک وسیع وعریض محل حاصل کر لیا۔ بادشاہ کو محل میں دعوت دی گئی تو وہ نہ صرف حیران ہوا بلکہ طیش میں بھی آ گیا۔ اس نے ایک بوڑھی جادوگرنی کو بلوا کر جمال کی حقیقت کا کھوج لگانے پر مامور کیا۔ بوڑھی جادوگرنی بڑی مکار عورت تھی۔ وہ بے سہارا اور لاچار بن کر جمال کے محل میں آئی اور پناہ کی طلبگار ہوئی۔ جمال نے ترس کھا کر اسے محل میں رہنے کی اجازت دیدی۔ چند دنوں ہی میں جادوگرنی نے مکاری سے جادوئی ہیرے کا راز معلوم کر لیا اور پھر ایک دن موقعہ پا کر جمال اور اس کی ماں کو بیہوشی کی دوا کھلا کر قیمتی ہیرا لیکر رفو چکر ہو گئی۔ جادوئی ہیرے کے جاتے ہی تمام جادو ختم ہو گیا اور محل دوبارہ ٹوٹے پھوٹے مکان میں بدل گیا۔ جب جمال کو ہوش آیا تو وہ بڑا پریشان ہوا۔ اب کچھ نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ جادوئی ہیرے کو واپس حاصل کرنا آسان کام نہیں تھا۔ ماں نے جمال کو صبر کی تلقین کی اور کہا کہ جب انسان لالچ میں مبتلا ہو جاتا ہے تو ایسے ہی سزا ملتی ہے۔ جمال کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا اس نے خدا کے حضور گڑگڑا کر توبہ کی۔ دوسری طرف جانور اپنے مالک کو غمگین دیکھ کر بڑے دُکھی ہوئے۔ بلی نے کتے سے کہا کہ ہمیں کچھ کرنا چاہئے۔ کتے نے کہا کہ وہ چور کے قدموں کی بو سونگھ کر وہاں پہنچ سکتا ہے جہاں وہ رہتی ہے۔ بلی نے کہا کہ ٹھیک ہے تم ہمیں وہاں لے چلو۔ تینوں جانور ساتھ چل پڑے۔ کتا سونگھتا ہوا جادوگرنی کے مکان تک پہنچ گیا۔ بلی نے جست لگائی اور دیوار پر چڑھ گئی۔ بلی نے گھر کا جائزہ لیکر بتایا کہ جادوئی ہیرا بڑھیا کے سرہانے رکھے طاق میں بند ہے۔ چوہے نے کہا کہ میں طاق کو کتر کر ہیرا نکال لاؤں گا۔ بلی چوہے کو منہ میں دبا کر جادوگرنی کے کمرے میں لے آئی۔ جادوگرنی کو معلوم ہی نہ ہو سکا اور چوہے نے طاق دان کتر کر ہیرا نکال لیا۔ بلی چوہے کو لیکر مکان سے باہر نکلی اور تینوں جانور جمال کے گھر کی طرف چل پڑے۔ جمال نے جب ہیرا دیکھا تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ہیرا واپس ملتے ہی عالیشان محل اور زر و جواہرات واپس ظاہر ہو گئے۔ جمال نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب جادوئی ہیرے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرے گا۔ اس نے اسے ہمیشہ کیلئے خیرباد کہتے ہوئے دریا میں پھینک دیا۔ جادوئی ہیرے نے آزادی پا کر جمال کا شکریہ ادا کیا اور جادو کا محل اور دولت اسے تحفے میں دیدی۔ ایک نئی زندگی کیلئے یہ سب کچھ کافی تھا۔

بچوں کیلئے دلچسپ اور رنگا رنگ کہانیاں
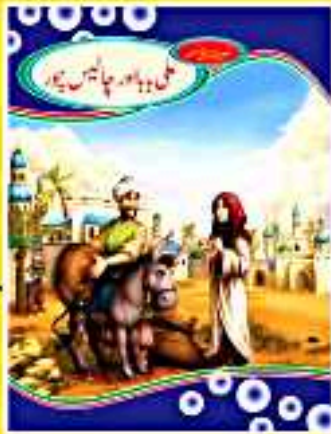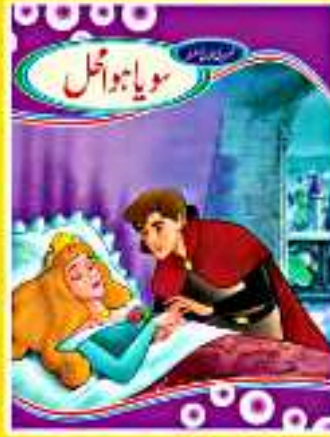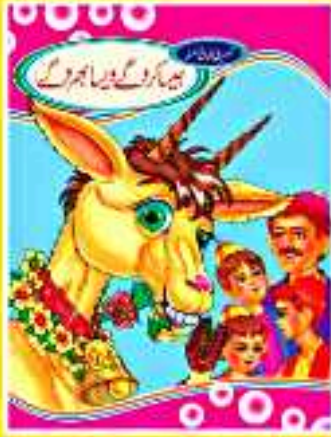
Urdu Bazar Lahore. Mob: 0333-4856306